لجنہ اماء اللہ جرمنی کا ترجمان

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم۔

ماہنامہ خدیجہ جرمنی

مدیرہ:۔ سیّدہ منورہ سلطانہ

ماہ فتح 1397 ہجری شمسی، بمطابق دسمبر 2018ء

جلد نمبر 19 | زیرِ نگرانی:۔ صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی:۔ محترمہ عطیہ نور احمد ہیوبش صاحبہ۔ سیکرٹری اشاعت:۔ محترمہ فوزیہ بشریٰ صاحبہ۔ معاونات۔ محترمہ صبیحہ محمود صاحبہ، محترمہ محمودہ احمد صاحبہ، محترمہ درثمین احمد صاحبہ، محترمہ سمیرہ جان صاحبہ | شمارہ نمبر: 12

کلام باری تعالیٰ

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّ خَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ﴿۲﴾

اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں میں سے مردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا۔
اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رِحموں (کے تقاضوں) کا بھی خیال رکھو۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔ (سُوْرَۃُ النِّسَآءِ آیت نمبر 2)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورتوں کی بھلائی اور خیرخواہی کا خیال رکھو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے یعنی اس میں پسلی کی طرح طبعی ٹیڑھا پن ہے، پسلی کے اوپر کے حصہ میں زیادہ کجی ہوتی ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے۔ اگر تم اسے اس کے حال پر ہی رہنے دو گے تو اس کا جو فائدہ ہے وہ تمہیں حاصل ہوتا رہے گا۔ پس عورتوں سے نرمی کا سلوک کرو اور اس بارہ میں میری نصیحت مانو۔ ایک اور روایت میں ہے کہ عورت پسلی کی طرح ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے۔ لیکن اگر اس کے ٹیڑھے پن کے باوجود اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو گے تو فائدہ اٹھا لو گے۔“

(بخاری کتاب الانبیاء باب خلق آدم و ذریتہ ”حدیقۃ الصالحین“ حدیث 374 صفحہ نمبر 406 ایڈیشن جنوری 2006ء)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”جب لڑکی بیاہی جاتی ہے تو اس کے ہاتھ میں دو چابیاں ہوتی ہیں؛ ایک صلح کے دروازے کی، ایک لڑائی کے دروازے کی۔ وہ جس دروازے کو چاہے کھول سکتی ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ عورتیں جنہوں نے صلح کا دروازہ کھولا۔ لڑکی کو اپنے سسر ساس کی نہایت تابعداری کرنی چاہیے کیونکہ بعد از شادی لڑکی کا تعلق اپنے والدین سے بڑھ کر اپنی ساس سسر سے ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے ان کے ادب کو ہر وقت ملحوظ رکھنا چاہیے... تعلیم کا یہی فائدہ ہے. لڑکی اپنے آپ کو نہایت درجہ تابعدار ثابت کرے۔ سخت ہی بدبخت ہیں وہ عورتیں جو کہ اپنے شوہروں کو ان کے والدین سے برگشتہ کرنے کی تجویزیں کرتی ہیں۔ ان کو کبھی فلاح دارّین نصیب نہیں ہوگی۔“

(سیرت و سوانح سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ صفحہ 343)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ”...اگر مرد جذبات کا خیال رکھنے والے ہوں تو عورتوں کو بھی غلط قسم کے مطالبات سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اگر مرد اپنی ذمہ داریوں کے فرض کو سمجھ کر اس پر عمل کرنے والے ہوں تو حقوق کے غلط مطالبات بھی کبھی نہ ہوں۔ بعض عورتیں ہوتی ہیں جو یہ زیادتی کرتی ہیں لیکن اگر حقوق ادا ہو رہے ہوں تو پھر میرا نہیں خیال کہ کوئی عورت زیادتی کرے۔

بعض دفعہ دنیا والے لوگ بھی مجھ سے سوال کرتے ہیں کہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے کیا کرنا چاہئے۔ کس طرح معاشرے کو پُرامن بنانا چاہیے۔ تو میرا جواب اکثر ان کو یہی ہوتا ہے اور اکثر لوگ اس کو پسند بھی کرتے ہیں کہ امن قائم کرنے کے لئے ہر ایک اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اس کو ادا کرنے کی کوشش کرے اور حقوق کا مطالبہ کرنے کی بجائے، یہ مطالبہ کرنے کی بجائے کہ مجھے حق دو، حقوق دینے کی طرف توجہ دے۔ دوسروں کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دے۔ جب ہر ایک حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دے رہا ہوگا تو کسی کا حق غصب ہی نہیں ہوگا اور یہی اسلام کی تعلیم ہے۔ جب وہ حق غصب نہیں ہو رہا تو کوئی پاگل نہیں ہے کہ بلاوجہ مطالبات کرتا رہے۔“

(الفضل انٹرنیشنل 30 دسمبر 2016ء تا 5 جنوری 2017ء صفحہ 16)

اخلاقِ حسنہ سیکھو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔ ”اخلاقِ حسنہ سیکھو جو بندوں کو بندوں کے متعلق ہیں۔ مثلاً یہ کہ ایک دوسرے کے ساتھ خوش خُلقی سے پیش آؤ۔ کسی کی غیبت نہ کرو، چغلی نہ کرو، کسی کے مال میں خیانت نہ کرو، کسی سے بغض اور کینہ نہ رکھو۔ عورتوں میں چغلی اور غیبت کی مرض بہت پائی جاتی ہے۔ اگر کسی کے متعلق کوئی بات سُن لیں تو جب تک دوسری کے سامنے بیان نہ کر لیں اُنہیں چین نہیں آتا۔ جو بات سُنتی ہیں جھٹ دوسری جگہ بیان کر دیتی ہیں حالانکہ چاہئے یہ کہ اگر کوئی کسی بھائی بہن کا نقص اور عیب بیان کرے تو اُسے منع کر دیا جائے لیکن ایسا نہیں کیا جاتا۔ تو چغلی کرنا بہت بڑا عیب ہے اور اتنا بڑا عیب ہے کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض لوگ اسی کی وجہ سے جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں جا رہے تھے کہ راستہ میں دو قبریں آئیں آپؐ وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ ان قبروں کے مردے ایسے چھوٹے چھوٹے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں پڑے ہوئے ہیں کہ جن سے با آسانی بچ سکتے تھے لیکن بچے نہیں۔ ان میں سے ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے اپنے آپ کو نہیں بچاتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا تھا۔ تو چغلی بہت بڑا عیب ہے اس میں ہرگز مبتلا نہیں ہونا چاہئے۔ اگر تمہارے سامنے کوئی کسی کے متعلق برا کلمہ کہے تو اُسے روک دو اور کہہ دو ہمیں نہ سناؤ بلکہ جس کا عیب ہے اُسے جا کر سناؤ۔ پھر اگر کوئی بات سن لو تو جس کے متعلق ہو اُس کو جا کر نہ سناؤ تا کہ فساد نہ ہو۔ اسی طرح کسی کی غیبت بھی نہیں کرنی چاہئے۔ کیا اپنے نقص کم ہوتے ہیں کہ دوسروں کے نقص بیان کرنے شروع کر دیئے جاتے ہیں۔ تمہیں چاہئے کہ دوسروں کے عیب نکالنے کی بجائے اپنے عیب نکالو تا کہ تمہیں کچھ فائدہ بھی ہو۔ دوسروں کے عیب نکالنے سے سوائے گناہ کے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔“ (الازھار لذوات الخمار اوڑھنی والیوں کے لئے پھول صفحہ 44 ایڈیشن 2008ء)

میرا گھر میری جنت

مکرمہ کلثوم اختر خان صاحبہ۔ Hanau

اس عنوان کے تحت جو سب سے پہلا سوال ذہن میں ابھرتا ہے وہ یہ ہے کہ گھر کو جنت کیسے بنا سکتے ہیں۔ تو پیاری بہنو! گھر ایک باغ کی مانند ہے اور اس میں مختلف رنگ و بو کے پھول ہوتے ہیں جو کہ باغ کی خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔ جس طرح مختلف پھول مِل کر ایک باغ کو خوبصورت بناتے ہیں اسی طرح ایک گھر کے افراد جب باہمی پیار و محبت کے ساتھ رہتے ہیں تو دراصل وہ گھر کو جنت بناتے ہیں۔ ایک گھر بنانے کے لئے چونکہ دو مختلف خاندانوں کے دو مختلف افراد آپس میں ملتے ہیں اور چونکہ ہر انسان کی فطرت ایک جیسی نہیں ہوتی اس لئے دونوں کو کچھ نہ کچھ اپنے جذبات کی قربانی دینی پڑتی ہے، اور دینی چاہیے۔ اگر دونوں آپس میں سمجھوتہ کر لیں تو گھر جنت بن جاتے ہیں لیکن اگر انانیت کی بھینٹ چڑھ جائیں تو پھر اس گھر کا اطمینان اور سکون برباد ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ہمیں اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتا ہے:۔ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّ خَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا۔ یعنی، اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں میں سے مردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا۔ اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رحموں (کے تقاضوں) کا بھی خیال رکھو۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے: کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ۔ ترجمہ:۔ تم میں سے ہر شخص اپنے دائرہ کے اندر ایک حاکم کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور تم میں سے ہر ایک کو اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ (”چالیس جواہر پارے“ صفحہ 139 ایڈیشن 2015ء)

ایک مرد اپنے گھرانے میں اور اپنے خاندان کے لوگوں کے اوپر نگران ہوتا ہے اور ایک عورت اپنے خاوند کے گھر اور اپنی اولاد کی تربیت کی نگران ہوتی ہے اور ہم میں سے ہر ایک کو اس کی نگرانی کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ پس گھر کو جنت بنانے کی ذمہ داری عورت اور مرد دونوں پر عائد ہوتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں ”آجکل گھروں کے جھگڑوں میں دنیاوی باتوں کا حصول بہت کردار ادا کر رہا ہے... نہ لڑکے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے رشتے نبھانے کی کوشش کرتے ہیں نہ لڑکیاں صاف دل ہو کر اپنے رشتے نبھانے کی کوشش کرتی ہیں۔ حالانکہ رشتوں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے حقوق کی ادائیگی کا ایک دوسرے کو پابند کیا ہے، لڑکے کو بھی اور لڑکی کو بھی بلکہ گھر والوں کو بھی۔ نکاح کے موقع پر جو آیات پڑھی جاتی ہیں اس میں سب سے آخری ہدایت ہی یہی دی گئی ہے کہ دنیا کے پیچھے نہ بھاگتے رہو۔ یہ دیکھو کہ تم نے آئندہ کے لئے کیا نیکیاں کمائی ہیں یا کمانے کی کوشش کی ہے۔ اس حکم میں ذاتی اعمال کی طرف بھی توجہ دلائی کہ تمہارے نیک عمل آئندہ آنے والی زندگی میں تمہارے کام آئیں گے اور اولاد کی تربیت کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ اس دنیا کے حصول کے پیچھے نہ پڑے رہو بلکہ اپنے بچوں کی تربیت کر کے اپنی آئندہ نسلوں کو سنبھالو۔ انہیں نیکیاں بجالانے والا بناؤ تا کہ وہ اپنی عاقبت بھی سنوار سکیں اور نیک تربیت کی وجہ سے تمہارے لئے دعا کر کے تمہارے درجات کی بلندی کا بھی باعث بن جائیں۔“

(الفضل انٹرنیشنل 10 تا 16 اکتوبر 2014ء صفحہ 2 کالم 3 تا 4)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”آپ گھروں کی تعمیرِ نو کی کوشش کریں۔ اپنے گھروں کو جنت نشان بنائیں۔ اپنے تعلقات میں انکسار اور محبت پیدا

کریں۔ ہر اس بات سے احتراز کریں جس کے نتیجہ میں رشتے ٹوٹتے ہوں اور نفرتیں پیدا ہوتی ہوں۔ آج دنیا کو سب سے زیادہ گھر کی ضرورت ہے اس کو یاد رکھیں اور یہ گھر اگر احمدیوں نے دنیا کو مہیّا نہ کیا تو دنیا کا کوئی معاشرہ بنی نوع انسان کو گھر مہیا نہیں کرسکتا۔‘‘

(’’حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ‘‘صفحہ 61 ایڈیشن 2001ء)

اگر ہم اپنے گھروں پر نگاہ ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ چھوٹی چھوٹی باتیں گھروں کے ماحول کو خراب کر رہی ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر بعض عورتوں میں نقل کا مادہ پایا جاتا ہے، اس وجہ سے بھی گھر میں ناچاقی پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ ہر مرد کا مزاج مختلف ہوتا ہے۔ ایک واقعہ بیان کرنا چاہوں گی: ایک عورت کو الرجی کی شکایت تھی ان کے گھر کے کام کاج میں خاوند کو کافی ہاتھ بٹانا پڑتا تھا۔ ان کی دیکھا دیکھی ایک دوسری عورت نے سوچا کہ شاید میرا خاوند بھی اس کی طرح گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹائے گا۔ لیکن ایسا نہیں ہوا کیونکہ وہ مرد حضرات جن کو گھریلو کام کاج کرنے کی عادت نہ ہو ان کے لئے مشکل ہو جاتی ہے۔ تو بسا اوقات یہی موازنہ لڑائی کا باعث بنتا ہے۔ اسی طرح بعض اوقات یہی عدم توازن کی فضا مردوں کی جانب سے بھی نظر آتی ہے۔ ایک عورت نے بتایا کہ اس کے میاں اُسے جیب خرچ نہیں دیتے کیونکہ گھر کا سودا وہ خود خرید کر لاتے ہیں لیکن انہیں جب ضرورت پڑتی ہے تو مانگنے پر لڑائی شروع ہو جاتی ہے۔ ان کے گھر میں چونکہ بیٹیاں جوان ہیں اور وہ ضرورت کی اشیاء اپنی والدہ سے ہی مانگ سکتی ہیں اور بعض چیزوں کا اظہار وہ اپنے باپ سے نہیں کرسکتیں۔ یہاں تک کہ ماں باپ کی نوک جھوک کی وجہ سے وہ بیٹیاں اپنی ماں سے کہتی ہیں کہ ہم پاکستانی مرد سے شادی نہیں کریں گی۔ تو کتنے افسوس کا مقام ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطاب میں فرمایا۔ ’’پچھلے دنوں میں نے مستورات کو چندہ دینے کی تحریک کی تو مجھے بتایا گیا کہ مرد عورتوں کو روپیہ نہیں دیتے بلکہ جس چیز کی ضرورت ہو وہ لا دیتے ہیں اس لئے وہ چندہ کہاں سے دیں لیکن یہ بات شریعت کے خلاف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا یہ طریق تھا کہ عورتوں کو اپنے مال میں سے حصہ دیا کرتے تھے۔ اب بھی اسی طرح کرنا چاہئے اور خواہ کتنی ہی تھوڑی آمدنی ہو اس سے عورتوں کو ان کا حصہ دینا چاہئے۔‘‘

(’’الازھار لذوات الخمار‘‘ اوڑھنی والیوں کے لئے پھول صفحہ 27 ایڈیشن 2008ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ گھروں کو پُرسکون اور مثالی بنانے اور دنیا میں ہی ایک چھوٹی سی جنت کی تعمیر اور ایک صحت مند اور مثالی معاشرہ کی تشکیل وترویج کے سلسلہ میں احباب وخواتین سے متعدد بار مخاطب ہوئے۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :۔’’... جب تک دونوں فریق ایک دوسرے کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک نہ بنیں اس وقت تک یہ توقع رکھنا کہ اولاد سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب ہوگی یہ ایک فرضی بات ہے... حقیقت یہ ہے کہ وہ والدین جو ایک دوسرے سے آنکھوں کی ٹھنڈک پاتے ہیں ان کی اولادیں ہمیشہ ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنتی ہیں۔ تربیت میں یکجہتی پائی جاتی ہے اور ایک ہی مزاج کے ساتھ بچے پرورش پا رہے ہوتے ہیں اور وہ ماں باپ جو ایک دوسرے سے سچا پیار کرنے والے اور ایک دوسرے کا ادب کرنے والے اور ایک دوسرے کا لحاظ کرنے والے، ایک دوسرے کی ضروریات کی طرف دھیان رکھنے والے اور اخلاق سے پیش آنے والے ماں باپ ہوتے ہیں ان کی اولاد بھی اپنے ماں باپ سے بھی پیار کرنے والی بنتی ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نسبتاً بہتر تعلقات قائم کرتی ہے اور ایسی اولاد پھر ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جاتی ہے۔‘‘

(خطبات طاہر جلد 9 خطبہ جمعہ 29 جون 1990ء گھر کی جنت صفحہ 369)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ ’’ایک نقصان عورت کا اپنی ذات میں مگن ہونے کا نقصان ہے... جن بچوں نے اپنی ماؤں کو خود غرضی کی حالت میں زندگی بسر کرتے دیکھا وہ لازماً خود غرض بن کر بڑے ہوتے ہیں... ایسی مائیں جو اپنے بچوں کو چپ کرانے کی خاطر جھوٹ بول دیتی ہیں یا ساتھ نہ لے جانے کے لیے بہانہ بنا دیتی ہیں ایسی مائیں ہمیشہ جھوٹی نسلیں پیدا کرتی ہیں... پس ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں آپ جنت بھی پاتی ہیں اور جہنم بھی... گھر کی روز مرہ بدخلقی ہمارے معاشرے کی اکثر خرابیوں کی ذمہ دار بن جاتی ہے۔ جن خاوندوں کا بیویوں کے ساتھ حسن واحسان کا تعلق نہ ہو، ان کے نازک جذبات کا احساس نہ ہو... وہ بھی اپنی اولاد کے لئے ماؤں کے قدموں تلے سے جنت چھین لیتے ہیں اور ایسے مرد بھی... جو ماؤں کی بے راہ روی کو بغیر اظہارِ افسوس کے قبول کئے جاتے ہیں۔ پس ماں اور باپ کے تعلق کے توازن ہیں جو آئندہ نسلوں کے بنانے یا بگاڑنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔‘‘

(ماخوذ از ’’حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ‘‘صفحہ 64 تا 65)

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں ’’وہ نوجوان بچیاں جو بلوغت کی عمر کو پہنچ رہی ہیں اور جن کی عقل اور سوچ پختہ ہوگئی ہے انہوں نے انشاء اللہ تعالیٰ مائیں بھی بننا ہے ان کو بھی ابھی سے سوچنا چاہیئے کہ ان کا مقام کیا ہے اور ان پر کس قسم کی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں۔ جہاں انہیں نیک نصیب ہونے اور اچھے خاوند ملنے کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں وہاں انہیں ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے بھی اپنے آپ کو تیار کرنا چاہئے جو مستقبل میں ان پر پڑنے والی ہیں۔ پس چاہے یہ شادی شدہ عورتیں ہیں، بچوں کی مائیں ہیں یا لڑکیاں ہیں، اگر سب نے اپنی ذمہ داری کو نہ سمجھا تو ایسے ماحول میں رہتے ہوئے جہاں آزادی کے نام پر بے حیائیاں کی جاتی ہیں، جہاں مذہب کو نہ سمجھنے کی وجہ سے خدا سے بھی دُوری پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ جہاں خدا کے وجود پر شکوک وشبہات کا اظہار کیا جا رہا ہے یا اکثر خدا تعالیٰ کے وجود سے ہی انکار کیا جا رہا ہے۔ تو پھر نہ آپ کے دین سے جڑے رہنے کی کوئی ضمانت ہے۔ نہ آئندہ نسلوں کے دین سے جڑے رہنے کی کوئی ضمانت ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 10 تا 16 اکتوبر 2014ء صفحہ 2 کالم 1)

آئیے ہم اپنی وہ چھوٹی چھوٹی کمزوریاں تلاش کریں جن کو دور کر کے ہم اپنے گھروں کو جنت بنا سکتے ہیں۔ انفرادی محاسبہ کے نتیجے میں جہاں کمی نظر آئے دعا اور تدبیر کے ساتھ اصلاح احوال کی کوشش کی جائے تو احمدی معاشرہ ایک بہترین معاشرے کے طور پر اُبھرے گا۔

آئیں ہم سب یہ کوشش کریں کہ اپنی جھوٹی انانیت کو سرے سے ختم کر دیں اور اپنے گھروں کو جنت نظیر بنانے کے لئے جو نمونہ اور جو اُسوہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا، اس کو صرف پڑھنے کی حد تک ہی محدود نہ رکھیں بلکہ اس پر عمل کرنے کی پوری کوشش کریں۔ اور جب ہم اپنے مقصد کو پالیں گے تو یقیناً ہم سب یہ کہہ سکیں گے:

’’میرا گھر میری جنت‘‘

ایام حیض میں شریعت کا حکم

صابرہ احمد صاحبہ۔ Augsburg

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ اور وہ تجھ سے حیض کی حالت کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ تو کہہ دے کہ یہ ایک تکلیف (کی حالت) ہے۔ پس حیض کے دوران عورتوں سے الگ رہو اور ان سے ازدواجی تعلقات قائم نہ کرو۔ یہاں تک کہ وہ صاف ہو جائیں۔ پھر جب وہ پاک صاف ہو جائیں تو اُن کے پاس اسی طریق سے جاؤ جیسا کہ اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ یقیناً اللہ کثرت سے توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور پاک صاف رہنے والوں سے (بھی) محبت کرتا ہے۔

(سورۃ البقرہ آیت نمبر 223 ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

کیا ایک عورت ایام حیض میں واقعی ناپاک ہوتی ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر سمجھا دیا ہے کہ اس کے ساتھ ناپاکی کا کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ ایک بے آرامی اور تکلیف دہ حالت ہوتی ہے۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ترجمۃ القرآن کلاس میں سورۃ البقرہ 223)

علاوہ ازیں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے 8.09.1985 کی سوال وجواب کی مجلس میں فرمایا کہ ماہواری کی حالت کے لئے ناپاک کا لفظ بالکل غیر مناسب ہے اور میں اسے غلط سمجھتا ہوں اور مجھے یہ لفظ بالکل پسند نہیں اور یہ ترجمہ کی غلطی ہے جس سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ اسلام میں عورت کے ساتھ زیادتی ہوئی۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے سمجھایا کہ ماہواری کی حالت ناپاک نہیں ہوتی بلکہ ایک تکلیف دہ حالت ہوتی ہے جس کی وجہ سے عورت کو نماز سے فراغت دی گئی ہے سوال کرنے والے نے مزید پوچھا کہ ماہواری کے سلسلہ میں ناپاکی کا لفظ کیوں استعمال کیا جاتا ہے؟ حضورؒ نے فرمایا کہ عورت کو ماہواری کے دوران لفظی معنوں کے طور پر ناپاک نہیں سمجھا جاسکتا بلکہ یہ لفظ ان معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے کہ ماہواری کی وجہ سے وضو قائم نہیں رہتا حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے مزید اس بات کا ذکر فرمایا کہ ناپاک کا لفظ غلط ہے اور اسلام میں اس کی کوئی بنیاد نہیں۔

تشریح:۔ حیض وہ خون ہے جو بحالت صحت بلوغت کے بعد بڑھاپے تک عورتوں کو ماہوار آتا ہے۔ ایام حیض میں شریعت کا حکم واضح ہے کہ جب تک حیض کا خون بند نہ ہو اور عورت نہا دھو کر صاف ستھری نہ ہو جائے، مرد اس کے قریب نہ جائے۔ قریب نہ جانے کی تشریح خود قرآن مجید نے اسی آیت میں کر دی ہے۔ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 223)

یعنی جب وہ نہا کر پاک وصاف ہو جائیں تو تم ان کے پاس ایسے طور سے آؤ جیسے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے... لفظ اِتْیَان کے محاورہ سے لَا تَقْرَبُوْهُنَّ کا مفہوم واضح ہو جاتا ہے۔ یعنی یہ کہ ایام حیض میں ان سے ہم صحبت نہ ہو۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ اُن کے پاس نہ بیٹھو، یا اُنہیں نہ چھوؤ۔ قُلْ هُوَ اَذًى کہہ کر جہاں مباشرت نہ کرنے کی وجہ بیان کی ہے، وہاں باطل خیالات کا بھی ردّ کر دیا ہے۔ عرب بھی عورت کو ایام حیض میں اسی طرح ناپاک سمجھتے تھے جس طرح یہودی اور ہندو وغیرہ۔ یہود کے نزدیک حائضہ کو چھونے والا بھی اسی طرح ناپاک ہو جاتا ہے جس طرح جنبی کو چھونے والا نیز اس کا بستر اور وہ جگہ بھی جہاں وہ سوتی یا بیٹھتی ناپاک سمجھی جاتی تھی۔... (احبار باب 15 آیت 19 تا 30)

اسلام نے انسان پر رحم کیا اور جیسا کہ ’’اس نبی‘‘ کے متعلق پیشگوئی کی گئی تھی کہ وہ آ کر بنی نوع انسان کو بندھنوں اور بیڑیوں سے چھٹکارا دلائے گا اسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام ظالمانہ قیدوں سے اُن کو چھٹکارا دلایا۔ آپؐ نے قُلْ هُوَ اَذًى کے ارشاد کے ماتحت اپنے عملی نمونہ سے جہالت میں مبتلا مخلوق کو سکھلایا کہ عورت سے ایام حیض میں پرہیز کرنے کا حکم محدود معنوں میں ہے اور یہ پرہیز اس کے ناپاک ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لیے ہے کہ حالتِ حیض میں جماع کرنے سے طرفین کی صحت کو نقصان پہنچتا ہے۔ ’’اَذًى کے معانی وہ شَے جو نقصان یا ضرر دے۔‘‘ ایسا ہی اَذًى کے معانی مجازاً گندگی کے بھی ہیں کیونکہ وہ بھی انسان کو نقصان پہنچاتی ہے اگر جسم سے اس کا ازالہ نہ کیا جائے۔

(صحیح بخاری جلد اوّل کتاب الحیض صفحہ 383 تا 384 ایڈیشن 2006ء)

حائضہ سے تعلق رکھنا

بنی اسرائیل میں حائضہ عورت کو سخت ناپاک سمجھا جاتا تھا۔ اگر مرد اپنی بیوی کے ساتھ اتفاق سے بھی لیٹ جاتا تو وہ سات دن تک ناپاک رہتا اور اس کا بستر بھی ناپاک ہوتا جس پر وہ لیٹتا۔ (احبار۔ باب 15 آیت 24)
ان خیالات کا ایک گہرا اثر عربوں پر بھی تھا خاص کر مدینہ اور اس کے مضافات کے عربوں پر جو یہودیوں کے درمیان رہتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بیویاں بھی مدینہ میں ہی آپؐ کے گھر آئی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی کے حالات بیان کرتی تھیں۔

(صحیح بخاری جلد اوّل کتاب الحیض صفحہ 391 ایڈیشن 2006)

ابو نعیم فضل بن دُکین نے بیان کیا کہ انہوں نے زہیر سے سنا وہ منصور بن صفیہ سے روایت کرتے تھے کہ اُن کی ماں نے ان کو بتلایا کہ حضرت عائشہؓ نے ان سے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم میری گود میں سر رکھ کر لیٹ جاتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید پڑھتے۔ اس سے پہلے بنی اسرائیل میں بھی اور عرب میں بھی حائضہ کے لئے کسی مقدس کتاب کو چھونا کیا؛ اس کے سننے سنانے کو بھی حرام سمجھا جاتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے تمام نفرت آمیز احساسات اپنے پاک نمونہ سے مٹا دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پاک نمونہ کا اثر تابعینؒ میں بھی قائم رہا۔ اس کے بعد پرانی حالت آہستہ آہستہ عود کر آئی یہاں تک کہ اب پھر ویسے خیالات حائضہ کے متعلق مسلمانوں میں بھی پائے جاتے ہیں اور وہ قرآن مجید پڑھنا تو درکنار اس کا چھونا بھی حائضہ کے لئے ناجائز سمجھتے ہیں... باب مذکور میں امام موصوف نے مسلمانوں کے غلط خیالات کی اصلاح کی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں آرام فرماتے۔ سرہانہ نہ ہوتا تو حضرت عائشہؓ کی گود میں سر رکھ لیتے اور کبھی اس حالت میں وہ حائضہ بھی ہوتیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید پڑھنے سے دریغ نہ ہوتا جس طرح حضرت عائشہؓ کا نبی کو جو حافظ قرآن مجید تھے سہارا دیئے رکھنا قرآن مجید کے ادب وحرمت کے خلاف نہ تھا اسی طرح حائضہ کے قرآن مجید

(بقیہ صفحہ 4 پر)

بزم خواتین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جو شادی کے ایام میں چند نصائح کی تھیں وہ ذیل میں درج ہیں:

❁ فرمایا اپنے شوہر سے پوشیدہ، یا وہ کام، جس کو ان سے چھپانے کی ضرورت سمجھو، ہرگز کبھی نہ کرنا۔ شوہر نہ دیکھے مگر خدا دیکھتا ہے، اور بات آخر ظاہر ہو کر عورت کی وقعت کو کھو دیتی ہے۔

❁ اگر کوئی کام ان کی مرضی کے خلاف سرزد ہو جائے تو ہرگز کبھی نہ چھپانا۔ صاف کہہ دینا کیونکہ اس میں عزت ہے اور چھپانے میں آخر بے عزتی اور بے وقری کا سامنا ہے۔

❁ کبھی ان کے غصّہ کے وقت نہ بولنا۔ تم پر یا کسی نوکر یا بچہ پر خفا ہوں اور تم کو علم ہو کہ اس وقت یہ حق پر نہیں ہیں، جب بھی اس وقت نہ بولنا۔ غصّہ تھم جانے پر پھر آہستگی سے حق بات اور ان کا غلطی پر ہونا ان کو سمجھا دینا۔ غصّہ میں مرد سے بحث کرنے والی عورت کی عزت باقی نہیں رہتی، اگر غصہ میں کچھ سخت کہہ دیں تو کتنی ہتک کا موجب ہو۔

❁ ان کے عزیزوں کی اولاد کو اپنا جاننا۔ کسی کی برائی تم نہ سوچنا، خواہ تم سے کوئی برائی کرے؛ تم دل میں بھی سب کا بھلا ہی چاہنا، اور عمل سے بھی بدی کا بدلہ نہ کرنا۔ دیکھنا پھر ہمیشہ خدا تمہارا بھلا ہی کرے گا۔

(''مبارکہ کی کہانی مبارکہ کی زبانی'' صفحہ 52)

کچھ ذکر جلسہ سالانہ کے بابرکت ماحول کا

Leeheim سے مکرمہ عابدہ ناصر صاحبہ نے جلسہ سالانہ جرمنی میں پہلی بار شمولیت کے بارہ میں اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے بتایا ''میں نے اپنا بچپن ربوہ کے پاکیزہ ماحول میں گزارا جہاں شروع ہی سے دینی ماحول ملا۔ جمعہ کے روز مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک کی رونقیں، بہشتی مقبرہ میں دُعا کے لئے جانا سب ہمارے بچپن کا حصہ ہیں۔ لیکن جلسہ سالانہ کے بارہ میں امی جان اور ابو جان سے سنا ہی تھا کہ کیسا ماحول ہوتا ہے، کیسی رونقیں ہوتیں ہیں۔ اس وقت دل میں ایک خواہش بہت شدت سے پیدا ہوتی کہ کاش جلسہ کی رونقیں پھر لوٹ آئیں اور ہم بھی خلیفۂ وقت کا دیدار کرسکیں، جماعت کی خدمت کریں، جلسہ کے مہمانوں کی مہمان نوازی کریں۔ جیسے ہی والد صاحب جلسہ کی رونقوں کا ذکر کرتے ایسے محسوس ہوتا ہم بھی اُس جلسہ میں شامل ہوگئے ہیں۔

اللہ کے فضل سے ایم ٹی اے کی نعمت ملی اور مسجد مبارک میں جلسہ کی کاروائی دیکھنے کے لئے جانے لگے۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے ترقی کے مزید راستے کھولے۔ الحمدللہ ایم ٹی اے گھر گھر آ گیا۔ جب بھی ٹی وی پر جلسہ کی کاروائی دیکھتی اور سنتی تو شدید خواہش اُبھرتی کہ کتنے خوش قسمت لوگ ہیں جو نظر آ رہے ہیں۔ کاش ہمیں بھی یہ موقع ملے اور ہم بھی ان میں شامل ہوں! ان تین دنوں میں جہاں ہر گھر میں جلسہ کا ماحول ہوتا، خواہش کی شدت میں اضافہ ہوتا۔ خدا سے دعائیں کرتی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس نعمت سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ نے دعائیں قبول کیں۔ اور 2016ء میں پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔

یہ جذبات بیان کرنا ناممکن ہیں کہ جب میں جلسہ پر گئی تو اس بات پر یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اتنا مہربان ہے کہ اُس نے میری اس خواہش کو پورا کیا جس کا مجھے بے صبری سے انتظار تھا اور میں بھی انہی خوش قسمت لوگوں میں شامل ہونے جا رہی ہوں جن کو کبھی میں ٹی وی کے پردہ پر دیکھا کرتی تھی۔ جلسہ کی تیاریاں بہت شوق اور جوش وخروش سے کیں۔ آخر وہ دن آ گیا۔ ریل کے ذریعہ سفر کا آغاز کیا۔ سفر تھا کہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا! جیسے جیسے میں جلسہ گاہ میں داخل ہو رہی تھی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کر رہی تھی۔ یہ دنیا ہی اَور تھی۔ ہر طرف مسکراتے چہرے، ہر کوئی اپنی اپنی ڈیوٹی میں مگن، ہر طرف ایسا ماحول کہ ہر کوئی خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا میں مشغول تھا۔ سب کا نماز تہجد پر اُٹھنا، دلی سکون اور اطمینان ایسا کہ ہر دُکھ پریشانی بھول گئی۔ سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر کیا۔ پھر دوسرے دن پیارے آقا کو جلسہ گاہ میں دیکھا تو جیسے صدیوں کی پیاس بجھ گئی ہو۔

جلسہ کا ماحول پاکیزہ اور خوبصورت تھا، پرسکون ماحول جہاں ہم نے اپنے آپ کو محفوظ محسوس کیا۔ ہر کوئی ایک دوسرے سے محبت اور خلوص سے بات کر رہا تھا۔

ڈیوٹی پر کھڑی ممبرات مسکرا کر ایک دوسرے سے پیار محبت بانٹ رہی تھیں۔ ہر ایک دوسرے کی مدد کو تیار! ایسا پاکیزہ ماحول کسی دنیاوی جلسہ میں دیکھنے کو نہیں ملتا۔

جلسہ کے موقع پر لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کھانا کھانے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہ بابرکت لنگر ہے جو قادیان سے شروع ہوا اور اب ساری دنیا میں پھیل رہا ہے، الحمدللہ۔

میری بچپن کی یادوں میں ایک اہم یاد لنگر خانہ کی بھی ہے۔ اُس زمانہ میں ہم بچوں کی، بلکہ ربوہ کے سب بچوں کی سَیر یہی ہوتی تھی کہ والدین اپنے بچوں کو لنگر خانہ کی سیر کو لے جاتے تھے۔ اور ہم بچے خوشی خوشی اس سیر کو جاتے تھے۔

ہم ایک ساتھ اتنی روٹیاں بنتے دیکھ کر حیران ہو جاتے تھے کہ یہ کیسے ممکن ہے۔ پھر لنگر خانہ کی سیر کے بعد سب سے مزے کا وقت وہاں کا کھانا کھانے کا ہوتا تھا۔ جو کھانا ہم وہاں سے کھا کر آتے تھے اُس کا ذائقہ کئی دنوں تک ہم یاد کرتے رہتے تھے۔ گھر میں امی سے فرمائش کرتے کہ لنگر خانہ جیسی دال بنائیں۔ خدائی جماعت کا لنگر ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ اس کی برکتیں اب ہم دُنیا میں موجود تمام ملکوں میں جلسہ سالانہ پر دیکھتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کی بہت سی برکتوں میں سے ایک برکت اور نعمت یہ بھی کہ ہے وہاں ہم اپنے دور دراز رہنے والے بہن، بھائیوں دوستوں کو مل سکتے ہیں جن کے گھروں میں جانا بعض اوقات مشکل ہوتا ہے۔ جلسہ کے دنوں میں ایسا نظارہ دیکھنے کو ملا جو میں شیئر کرتی ہوں۔ مجھے ایک بہن ملی جس نے مجھے پہچان لیا لیکن مجھے ذرا مشکل ہوئی تو معذرت کے ساتھ پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ وہ تھوڑا مسکرائی اور بولی جب مَیں ناصرات میں تھی تو آپ ہماری سیکریٹری ناصرات تھیں۔ میں اب تھوڑے عرصہ سے جرمنی میں مقیم ہوں لیکن میرے دل میں خواہش تھی کہ میں اپنی پرانی محلہ والیوں سے ملوں تو میری یہ خواہش یہاں آ کر پوری ہو گئی ہے۔ مجھے بہت خوشی ہوئی اُس سے مل کر اور خدا کا شکر ادا کیا کہ یہ ایسا خوبصورت اجتماع ہے جہاں بچھڑے بھی مل جاتے ہیں۔ الحمدللہ۔

نظم

(مکرمہ طاہرہ زرتشت نازو صاحبہ: ناروے)

ہمارے دل میں انہی کا خیال رہتا ہے
دلوں کا ربط بھی یوں ہی بحال رہتا ہے

بچھڑ نہ جائیں رہِ زیست میں کہیں تُم سے
نہ جانے دل میں یہ کیونکر خیال رہتا ہے

حسین لاکھ ہوں مہتاب و آفتاب مگر
میری نظر میں اسی کا جمال رہتا ہے

ہے بے ثبات اَزل سے ہی فَصلِ گُل بہار
مگَر بشَر تو اِسی میں نہال رہتا ہے

بُلند و بالا پہاڑوں کو ناز چھُو کر بھی
ہمیشہ آدمی رُو بہ زوال رہتا ہے

ذیابیطس

ذیابیطس معاشرے میں پھیلی ہوئی بیماریوں میں سے ایک بیماری ہے جس میں لبلبہ یا تو انسولین نامی ہارمون بنا نہیں سکتا یا پھر لبلبے کی بنائی ہوئی انسولین ناکافی ہوتی ہے۔ اس لیے شکر خون سے پوری طرح سے جسم کے خلیات میں داخل نہیں ہو پاتی جس وجہ سے خون میں شکر کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ مغربی معاشرے میں ذیابیطس کو دو اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ٹائپ 1 اور ٹائپ 2۔

ٹائپ 1 ذیابیطس میں لبلبہ انسولین نہیں بنا پاتا کیونکہ لبلبے کے خلیات کو جسم کا اپنا مدافعتی نظام تباہ کر چکا ہوتا ہے۔ ٹائپ 1 اتنی عام نہیں۔ یہ بالعموم بچوں اور نوعمر افراد میں پائی جاتی ہے۔ ذیابیطس میں مبتلا تمام لوگوں میں سے 10 فیصد کو یہ قسم لاحق ہے۔

عام طور پہ ذیابیطس ٹائپ 2 میں زیادہ افراد مبتلا ہیں اور یہ موروثی بیماری کہلاتی ہے اور ایک اور بڑی وجہ وزن کی زیادتی بھی ہے۔ اس قسم کی ذیابیطس میں مبتلا افراد بالعموم انسولین کے خلاف مدافعت رکھتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کا لبلبہ انسولین بناتا ہے لیکن انسولین جسم کے خلیات پر پوری طرح اثر نہیں کر پاتی یا پھر لبلبہ انسولین جسم میں مکمل طور پر اخراج نہیں کر پاتا۔

ذیابیطس کی اہم ترین علامات میں تھکن، بے دلی محسوس کرنا، معمول کی نسبت سے زیادہ پیاس لگنا اور بار بار بیت الخلا جانا ہیں۔ شوگر کی زیادتی کی وجہ سے جو طویل مدتی نتائج اہم ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

خون کی وریدوں میں تبدیلی کی وجہ سے قلبی نظام پہ برے اثرات کا اضافہ ہو جاتا ہے جیسا کے دل کا دورہ اور فالج وغیرہ۔ اس کے علاوہ ذیابیطس گردوں کی دائمی خرابی کی بنیادی وجہ ہے۔ اور مغربی ممالک میں لوگوں کے اندھے پن کی سب سے عام وجہ ہے۔ اس کے علاوہ اعصابی نظام کو پہنچنے والا نقصان اور پاؤں کے مختلف امراض بھی قابل ذکر ہیں۔
ذیابیطس کی نشاندہی کرنے کے لیے خالی پیٹ خون میں شکر کی سطح جاننے کے بعد ہی ذیابیطس کی تشخیص ہو سکتی ہے۔ (>126mg/dl)

آئندہ کے لائحہ عمل اور علاج کے لیے ضروری ہے کے HbA1c جسے خون میں شکر کی سطح کا حافظہ کہا جاتا ہے یعنی گذشتہ ہفتوں میں شوگر کی سطح خون میں مطلوبہ معمول کے مطابق رہی یا نہیں کا جاننا۔

سب سے اہم بات یہ ہے کے آئندہ پیچیدگیوں اور ممکنہ طویل المیعاد مسائل سے بچنے کے لیے شوگر کی سطح معمول کے مطابق رکھنا۔ ذیابیطس ٹائپ 1 میں کیونکہ لبلبہ انسولین نہیں بنا سکتا اس لیے ان افراد کو انسولین استعمال کرنی پڑتی ہے۔ جبکہ ذیابیطس ٹائپ 2 کے افراد کو شروع میں اپنے طرز زندگی کو بدلنے کا مشورہ دیا جاتا ہے یعنی کھانے پینے میں احتیاط کرنا اور وزن کو کم کرنا۔ اگر اس کے باوجود شکر کی سطح معمول پر نہ آئے تو پھر دوائی دی جاتی ہے۔ اگر شکر پھر بھی معمول پر نہ آئے تو پھر انسولین تجویز کی جاتی ہے۔ اس وقت ذیابیطس کی سب سے مفید دوائی Metformin ہے۔ لیکن کسی بھی دوائی کا استعمال اپنے ڈاکٹر کے مشورہ سے ہی کرنا چاہئے۔

Herold Innere Medizin, Ausgabe Jahr 2010 (بحوالہ)

-Olokoba AB, Obateru OA, Olokoba LB. Type 2 Diabetes Mellitus: A Review of Current Trends. Oman Medical Journal. 2012;27(4):269-273. doi:10.5001/omj.2012.68.

-Vieira- Potter VJ, Karamichos D, Lee DJ. Ocular Complications of Diabetes and Therapeutic Approaches. BioMed Research International. 2016;2016:3801570. doi:10.1155/2016/3801570.

-Atkinson MA, Eisenbarth GS, Michels AW. Type 1 diabetes. Lancet. 2014;383(9911):69-82. doi:10.1016/S0140-6736(13)60591- 7.

Vol.19 Monthly Khadija Germany Issue-12.
Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M. Telephone: 06102329212, E-mail: ishaat@lajna.de

نومبائعات کی دوسری سالانہ نیشنل میٹنگ کا انعقاد

مؤرخہ 13اور 14اکتوبر 2018، بیت السبوح فرینکفورٹ

میرا نام ایلٹر اوڈ (Eltraud) ہے۔میری عمر 57 برس ہے۔میں ایک بیوی، ایک ماں اور دادی بھی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکتوبر 2017ء سے میں احمدی مسلمہ ہوں۔اس طرح میں نے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ پالیا۔الحمدللہ

مؤرخہ 13اور 14اکتوبر 2018 کو فرینکفورٹ میں جرمنی کے مرکز بیت السبوح میں نومبائعات کی دوسری سالانہ نیشنل میٹنگ کا انعقاد ہوا۔یہ میری زندگی کی اس طرز کی پہلی مجلس تھی۔اس میں جرمنی بھر سے جماعت احمدیہ میں نئی شامل ہونے والی ممبرات آئی ہوئی تھیں، تاکہ ہم سب مل کر باجماعت نمازیں پڑھیں، دعائیں کریں، علم میں اضافہ کریں اور آپس کے تعلقات کو بڑھائیں اور مضبوطی پیدا کریں۔اس پروگرام میں نہ صرف جرمنی سے بلکہ ایک بہن اپنی بیٹیوں کے ہمراہ ہالینڈ سے بھی تشریف لائی ہوئی تھیں۔

اس بابرکت تقریب کو بہت ہی عمدگی سے ترتیب دیا گیا تھا۔اس میں شامل ہونے والی تمام بہنوں نے چاہے وہ میری طرح جماعت میں نئی ہوں یا کچھ زائد عرصہ سے جماعت کا حصّہ ہوں یا چاہے اُس نے روحانیت کی بڑی منزلیں طے کی ہوں یا نہیں، ہر ایک نے اس تقریب سے بھرپور استفادہ کیا۔

بروز ہفتہ علی الصبح جب ہم وہاں پہنچے تو فرینکفورٹ ریجن کی ممبرات نے ہمارا بھرپور استقبال کیا، جس کے ہم دل سے مشکور ہیں۔تلاوت قرآن کریم سے تقریب کا آغاز ہوا۔اور ہمیں اگلے دو دنوں کے پروگرام کا شیڈیول بتانے کے بعد ہم سب کو باری باری اپنا تعارف پیش کرنے کا موقع دیا گیا۔اُس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک دن پہلے کا خطبہ جمعہ پوائنٹس کی صورت میں پیش کیا گیا۔

نماز اور کھانے کے وقفہ کے بعد ہم نئے شاملین کو عبادت کے طریق سمجھائے گئے۔عبادت کے اصل مقصد سے آگاہی دی گئی۔اس پروگرام کے ذریعے ہمیں اپنی روحانی ترقی کی منزل طے کرنے کی نہ صرف آگاہی دی گئی بلکہ ہمیں یہ بھی پتا چلا کہ ہم اپنی عبادت کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے کیسے ایک مضبوط تعلق پیدا کرسکتے ہیں۔علاوہ ازیں سارا دن ہمیں نیشنل و ریجن سیکرٹریان سے ملنے کا موقع ملا۔ انہوں نے ہمیں تفصیلاً جماعتی نظام کے بارے میں بتایا اور تفصیلاً بتایا کہ کس عہدیدار کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی نے خلافت سے تعلق کیسے مضبوط کیا جاسکتا ہے کے بارے میں بتایا اور اُس کی اہمیت اُجاگر کی۔

پہلے دن سہ پہر کے وقت ہمیں مختلف ورک شاپس میں حصّہ لینے کا موقع دیا گیا مثلاً بچوں کی تربیت، اسلام میں ازدواجی زندگی اور تو اور سلائی مشین ورک شاپ بھی تھی۔ غرضیکہ مختلف ورک شاپس تھیں کہ انتخاب کرنا مشکل تھا کہ ہم کس کس میں حصّہ لیں۔

ایک عورت ہونے کے ناطے جس نے کئی سال پہلے عیسائی طریق سے شادی کی تھی، یہ میرے لئے بہت دلچسپی کا باعث تھا کہ میں پتہ کروں کہ اسلامی شرعی ازدواجی زندگی کیسی ہوتی ہے، کیسے وہ مختلف ہے اور میرے لئے یہ بہت حیران کن تھا کہ کامیاب زندگی گزارنے کے لئے جن باتوں، فرائض وحقوق کا یہاں ذکر ہوا وہ بعینہٖ وہی تھے جو عیسائیت کی تعلیم میں بھی پائے جاتے ہیں۔

جماعتی شعبہ رشتہ ناطہ کی طرف سے پیش کیا جانے والا پروگرام بھی بہت دلچسپ تھا۔اگلے دن یہ موضوع مردوں کی طرف سے پیش کیا گیا۔

اپنی اپنی دلچسپی کی ورک شاپس میں حصّہ لینے کے بعد ہم سب پھر سے ایک بڑے ہال میں نماز پڑھنے کے لئے جمع ہوئے۔باجماعت نماز ادا کرنا ایک بہت ہی شاندار تجربہ ہے۔

بکُلی طور پر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کردینا، اس کی محبت کو محسوس کرنا اور عاجزی جو ہمیں مضبوط بناتی ہے اپنے ہی اندر آزادی کا احساس دلاتی ہے۔اس مضبوط تعلق کا احساس میں اپنے دل میں ساتھ لے کر جارہی ہوں۔

ان ساری مصروفیات کے ساتھ پہلے دن کا اختتام بھی ہوگیا اور ہمیں پتہ بھی نہیں چلا۔شام کو پُرتکلف کھانے کے بعد ہم پھر سے ایک ساتھ جمع ہوگئے، ہم نے نظمیں پڑھیں اور اپنے قبول احمدیت کے واقعات ایک دوسرے کو سنائے۔اس طرح نئی جان پہچان بنائی اور دوستی کی راہیں ہموار ہوتی چلی گئیں۔یوں ایک برکتوں سے بھرے دن کا اختتام ہوا۔

پچھلے دن کی خوبصورت یادوں کے نقش کے ساتھ اگلے دن کا آغاز ہوا۔سب نے مل کر ناشتہ کیا اور پچھلے گزرے ہوئے دن کی یادوں کو تازہ کیا۔

دوسرے دن کا اہم موضوع ''اسلامی ازدواجی زندگی'' تھا۔اس میں خاص طور پر جماعتی نظام سے آگاہی دی گئی۔ ایک انتہائی دلچسپ اور دل گرما دینے والی پریزینٹیشن جماعتی شعبہ رشتہ ناطہ کی طرف سے پیش کی گئی تھی۔اُس میں میاں بیوی کا ایک دوسرے کے لئے عزت واحترام کتنا ضروری ہے، انصاف و تعظیم اس رشتہ کے لئے کتنا ضروری ہے، ان باتوں نے میری توجہ اپنی طرف کھینچی۔میں شعبہ رشتہ ناطہ کی ان کاوشوں کو سراہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اُن کی ہمیشہ مدد کرتے رہنے کی دعا کرتی ہوں۔

سوال وجواب کی مجلس میں مربّیان کرام نے بہت ہی حوصلہ وتسلّی سے ہمارے تمام سوالات کے جواب دیئے۔

ایک خوبصورت واقعہ میں آپ لوگوں کو بتانا چاہوں گی۔مردوں کی طرف سے ایک ممبر نے ایک بہت ہی خوشگوار اور دل کو گرما دینے والی آپ بیتی سنائی جو اُن کو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ سفر کے دوران پیش آئی۔انہوں نے بتایا کہ کیسے اللہ تعالیٰ اپنے پیارے خلیفۂ وقت کی ہر آن مدد کرتا ہے اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے خلیفہ اور اُس کی جماعت سے بے انتہا محبت کرتا ہے۔

آخر میں ہمیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے کھجوروں کا تحفہ پیش کیا گیا جو ہم نے عاجزی وتشکّر کے ملے جُلے جذبات سے بخوشی قبول کیا۔خلیفۂ وقت ہم سے محبت کا اظہار کرتے ہیں اور یہ بات ناقابل بیان ہے کہ وہ ہم میں سے ہر ایک فرد سے کتنا پیار کرتے ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس پیار نے ہمیں آپس میں باندھ دیا ہے اور ہم سب یک جان ہوگئے ہیں۔میں ان دو دنوں میں بہت سی پیاری بہنوں سے ملی اور بہت سی نئی سہیلیاں بنائیں۔ہم نے بھرپور دینی ماحول میں بہت اچھا وقت ساتھ گزارا۔اس سے ہمارے ایمان میں اضافہ ہوا۔ ہمیں ایک طلسمی طاقت نے باندھ رکھا تھا جس نے ہمارے ایمانوں کو جلا بخشی۔

خاکسار تمام منتظمین اور کارکنان کا دلی شکریہ ادا کرتی ہے۔اللہ تعالیٰ اُن کی بے لوث خدمت کو قبول فرمائے۔ہر بات کا اور ہر لحاظ سے ہمارا بھرپور خیال رکھا گیا۔پروگرام ایسی عمدگی سے تیار کیا گیا تھا کہ ہر کوئی اپنی استعداد کے مطابق اُس سے لطف اندوز ہوسکے۔الحمدللہ۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں کہ وہ ہمیں آپس کے مساوات میں مزید بڑھائے اور ہم ہمیشہ اُس کی حمد وثنا کرنے والے ہوں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان کی مضبوطی عطا فرمائے۔اپنے فضل کی نگاہ ہمیشہ ہم پر ڈالتا رہے۔آمین

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَ اِلَيْكَ اَنَبْنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۝٥ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ اغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۝٦

اے ہمارے ربّ! تجھ پر ہی ہم توکّل کرتے ہیں اور تیری طرف ہی ہم جھکتے ہیں اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔اے ہمارے ربّ! ہمیں اُن لوگوں کے لئے ابتلاء نہ بنا جنہوں نے کفر کیا اور اے ہمارے ربّ! ہمیں بخش دے یقیناً تو کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

(سورۃ الممتحنہ آیت 5تا6)

(بقیہ ایام حیض میں شریعت کا حکم)

اُٹھانے سے بھی کتاب اللہ کی بے حرمتی نہیں ہوتی۔امام ابوحنیفہؒ نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے... (فتح الباری جلد اوّل صفحہ 522)

ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے کپڑا مانگا تو انہوں نے جواب دیا میں حائضہ ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ یعنی حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے، ان لغو خیالات کی اصلاح کی خاطر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کو اپنے ساتھ لٹاتے تھے۔

(مسلم کتاب الحیض باب جواز غسل الحائض رأس زوجھا)

امام بخاریؒ نے حضرت جابرؓ کی روایت کا حوالہ دیا ہے جو کتاب الاحکام (کتاب التمنی باب قول النبیؐ لو استقبلت من امری ما استدبرت) میں مذکور ہے۔اس میں وَلَا تُصَلِّيْ کہہ کر باقی تمام قسم کے ذکر الٰہی کی اجازت دی ہے جس میں تلاوت قرآن مجید بھی شامل ہے۔اگر یہ ناجائز ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز وطواف کی طرح اس کو بھی مستثنیٰ فرماتے۔

(صحیح بخاری جلد اوّل کتاب الحیض صفحہ 397 تا 398 ایڈیشن 2006)

حائضہ کا روزہ چھوڑنا

حائضہ کے ناپاک ہونے کے متعلق جو اوہام زمانہ جاہلیت سے چلے آتے تھے شارع اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عملی نمونہ سے ان کی اصلاح فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے اس اصلاح میں اخلاقی جرأت سے کام لیتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری مدد کی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مستند اور نہایت صحیح روایتوں کی بِنا پر بالترتیب یکے بعد دیگرے باب قائم کرتے ہوئے آخری مسئلہ یہ بیان کیا ہے کہ حائضہ نماز و روزہ اور طواف بیت اللہ کے سوا، جو ایک معنی میں نماز ہے، باقی تمام قسم کی عبادتیں بجالاسکتی ہے۔روزہ اس لئے مستثنیٰ کیا گیا ہے کہ تکلیف مالایطاق سے بچے اور نماز اس لئے کہ اس حالت میں جسمانی طہارت مفقود ہوتی ہے۔جو لوگ مذاہب عالم سے واقف ہیں وہ اس سے بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اسلام نے عورت کو کس ذلت کے گڑھے سے نکال کر مرد کے پہلو بہ پہلو کھڑا کیا اور اس کے لئے بھی اسی طرح روحانی ترقیات میں آزادی کی راہ کھول دی ہے جس طرح مرد کے لئے۔ورنہ اس سے قبل وہ سوائے آلہ شہوت رانی اور خدمت گزاری کے کوئی حیثیت نہیں رکھتی تھی۔

استحاضہ سے متعلق بیان

استحاضہ وہ خون ہے جو ایک بیماری کی وجہ سے بعض عورتوں کو ماہواری ایام کے علاوہ دوسرے دنوں میں بھی آتا ہے۔ (لسان العرب۔تحت لفظ حیض۔المجلد الثانی صفحہ 1071)

تورات کے احکام استحاضہ کے متعلق بھی ویسے ہی سخت ہیں جیسے حیض کے متعلق۔اس کی رُو سے عورت جب تک اس میں مبتلا رہے وہ ناپاک ہے۔بلکہ خون استحاضہ بند ہونے کے بعد بھی وہ سات دن تک ناپاک رہتی ہے۔ اور ہر شَے جس کو وہ چھوئے گی، ناپاک ہوگی بلکہ اس کو چھونے والا نہانے کے بعد بھی شام تک ناپاک رہتا ہے۔... مگر اسلام نے استحاضہ کو ناپاکی کا موجب قرار نہیں دیا اور مستحاضہ کو نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے۔

(صحیح البخاری جلد اول کتاب الحیض صفحہ 399)

شہد کی مکھی پاک ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ واسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جان ہے یقیناً ایک مومن کی مثال شہد کی مکھی کی طرح ہے وہ پاک چیز ہی کھاتی ہے اور پاک ہی مہیا کرتی ہے۔ (مسند احمد بن حنبل مسند المکثیرین من الصحابۃ)

شہد کی مکھی کا تعلق نظام خلافت سے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ مزید فرماتے ہیں۔''شہد کی مکھی کا جو تعلق نظام خلافت سے ہے اس کے متعلق میں نے ایک دفعہ پہلے بھی عرض کیا تھا کہ ایک حکم ماننا ایک مرکزی چیز کا حکم ماننا اور اسی سے سارا نظام وابستہ ہے۔شہد کی مکھی میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ ایک حکم کے تابع تمام کالونی اسی ہزار یا اس سے زائد مکھیاں اس کی اطاعت کررہی ہوتی ہیں اور مکھی اکیلی زندہ نہیں رہ سکتی اس کے لئے چھتہ ہونا لازمی ہے تو مومن بھی اگر اس الٰہی نظام سے وابستہ ہو کر یک جان نہ بن جائے تو اسکی کوئی بھی حیثیت نہیں۔وہ اکیلا کبھی روحانی لحاظ سے زندہ نہیں رہ سکے گا۔''

(الفضل انٹرنیشنل 16 مئی تا 17 مئی 2000ء صفحہ نمبر 5، 8)